پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت ٥٠ سینٹ

جلد نمبر ١٢
شمارہ نمبر ١٦

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

١٠ نومبر ١٩٨٢
صفر ١٤٠٣

صدر ضیاالحق سے ملاقات کے دوسرے راؤنڈ کا کوئی امکان نہیں، مولانا نورانی

حکومت اقتدار کی پُرامن منتقلی میں مخلص نہیں وہ مارشل لا کو طول دینا چاہتی ہے ۔ نمائندہ جنگ کو انٹرویو

ہم نے مذاکرات کر کے وہ قفل توڑا ہے جو مارشل لا نے سیاسی جماعتوں پر لگا رکھا تھا

کراچی (نامہ نگار) جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے اعلان کیا ہے کہ صدر جنرل ضیاالحق سے ملاقات کے دوسرے راؤنڈ کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ حکومت اقتدار کی پُرامن منتقلی میں مخلص نہیں ...

حکومت نے ٢ سال میں ١ ارب ٦٦ کروڑ روپے کا سود وصول کیا، غلام اسحٰق

اس سال ٢ ارب ٤٣ کروڑ روپے کی زکوٰۃ تقسیم کی گئی، تقریباً ٣ لاکھ مستحقین کو روزگار فراہم کیا گیا

اسلام آباد ...





آپا نصیرہ کو گرفتار کر لیا گیا

لاہور ( ) پی پی پی کی خواتین جمہوری کمیٹی کی کنوینر اور پی پی پی کی لیڈر آپا نصیرہ کو گزشتہ رات ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کر لیا گیا ...

سندھ میں ہیلی کاپٹر استعمال کرنے کے دعوے کی تردید

اپوزیشن کی طرف سے ٤٠ افراد کے ہلاک ہونے کا دعویٰ

اسلام آباد (رپورٹر) سرکاری طور پر جنرل ... کے ترجمان نے اس دعوے کی تردید کی ہے ...

لاہور کے ایک پُررونق بازار میں بم کا دھماکہ، دو افراد ہلاک

تخریبی کارروائی عین اس مقام پر ہوئی جہاں گرفتاریاں پیش کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا

لاہور ( ) ... جانے والے بم کے دھماکہ سے دو افراد جاں بحق اور ... زخمی ہو گئے ... ایم آر ڈی کی تحریک ... شہر میں یہ بم کا ... تھا ...

پاکستان کو ہارپون میزائلوں کی فراہمی کا معاہدہ ہو گیا

واشنگٹن ——— پاکستان اور امریکہ کے درمیان آج ... معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ جس کے تحت پاکستان کو ہارپون میزائل فراہم کئے جائیں گے ... [illegible]

جماعت اسلامی کے کارکن کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا

فیصل آباد ——— نمائندہ جنگ ... [illegible]

طارق علی کو لیبر پارٹی سے نکال دیا

لندن ——— نمائندہ جنگ ... لیبر پارٹی کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی نے طارق علی کو لیبر پارٹی سے نکال دیا ہے ... [illegible]

یہ جیم کہاں سے ...؟

[illegible]

ہم بھی صحابہ کرام کا احترام اور ان سے محبت کرتے ہیں: علامہ نصیر الاجتہادی

کوئی مذہب علم اخلاق میں اسلامی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ کی مثال پیش نہیں کرسکتا۔ علامہ عقیل ترابی

ہمیں متحد ہو کر اسلام کے قلعہ پاکستان کو مزید مستحکم بنانا چاہیے۔ مجالس شام غریباں سے خطاب

کراچی ——— [illegible]



پاکستان کرکٹ کلب ... کے جنرل سکریٹری جناب ... صدر ائیر مارشل نور خان کو ... [illegible]

ایک اہم بنگلہ دیش کے جھنڈے ایجنسی کے سربراہ نے کراچی میں تیار کرائے تھے: مولانا نورانی

لاہور ——— [illegible]

ندیم اور بابرہ شریف بہترین اداکار، سنگیتا بہترین فلم ... کا اعلان کر دیا گیا

کراچی ——— [illegible]





[illegible]

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو، کینیڈا

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

سنو! کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)

روس کے بعد اب امریکہ

جزیرہ گریناڈا میں امریکہ نے فوج اتار کر اس کے دو ہوائی اڈوں، ریڈیو اسٹیشن اور بجلی گھر پر قبضہ کر لیا۔ یہ کارروائی افغانستان میں روسی فوج کشی کی طرح ناقابل برداشت اور ناپسندیدہ ہے۔ امریکہ کی طرف سے اس فوجی کارروائی کا جواز جمہوریت کی بحالی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ جواز بھی اتنا ہی لغو ہے جیسا افغانستان میں روسی فوجی کارروائی کا مقصد غیر ملکی اثرات اور استحصالی نظام کا خاتمہ بتایا گیا تھا۔

گریناڈا ہو یا افغانستان لیکن اپنے ملکوں کے داخلی حالات کو کتنا ہی ناگوار و درست کرنا، بگڑے ہوئے ملکوں کی اصلاح کرنا، اندرون ملک جمہوریت یا استحصال کی قوتوں کے خلاف جہاد کرنا اور ان سے خود حکومت چھیننا خود ان ملکوں کے شہریوں کی ذمہ داری ہے۔ ان کے نام پر کسی کو مداخلت اور من مانی کارروائی کا حق نہیں۔ روس نے جب افغانستان میں اپنی فوجیں اتاریں تو کب کہاں اور کس وقت اس نے افغان رائے عامہ کی تائید اور توثیق حاصل کی تھی اور اب امریکہ نے گریناڈا میں اپنی فوجیں اتاری ہیں تو کب کہاں اور کس وقت گریناڈا کی رائے عامہ سے اس کی تائید اور توثیق لی تھی۔

امریکہ اور روس دونوں بظاہر اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اور مظلوموں کی داد رسی کے عنوان سے چھوٹی اور کمزور اقوام کو اپنا نخچیر بنانے کی ظالمانہ، موقع پرستانہ اور ملک گیرانہ پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں۔ ان سپر طاقتوں نے اس طاغوتی کھیل کا طریق کار یہ بنا رکھا ہے کہ پہلے وہ تحقیق اپنے ظلم کا نشانہ بننے والے ممالک میں اپنے گماشتوں کا ایک طبقہ پیدا کرتی ہیں اور پھر اسی طبقے سے شور و غوغا کر کے اپنے پروپیگنڈے کے ذرائع اور وسائل کے ذریعے دنیا بھر میں پھیلاتی ہیں اور اسے اپنی جنگی کارروائی کا جواز بتاتی ہیں۔ جیسے افغانستان میں روس فوجی کارروائی کی تیاری کرنے والے داخلی عناصر کو نور محمد ترہ کئی، حفیظ اللہ امین اور ببرک کارمل کی صورت میں میسر آگئے، ویسے ہی گریناڈا میں امریکہ کو بھی ایسے ہی حیلے بہانے مل جائیں گے۔ مگر یہ ڈھونگ اب بہت پرانا اور بدنام ہو چکا۔ اب تیسری دنیا نہ روس کو افغانستان کے خاتمے کا ٹھیکیدار تسلیم کرتی ہے اور نہ امریکہ کو شہری آزادیوں، جمہوریت اور جمہوری اداروں کا محافظ و نگران تسلیم کرتی ہے۔ یہ سب کمزور اقوام کی آزادی پر ہاتھ صاف کرنے کے پرانے حیلے ہیں۔

بھارت میں ایک اور مسلم کش فساد

نئی دہلی سے ملنے والی ایک ریڈیو رپورٹ کے مطابق بھارت کے مختلف مقامات پر مسلم کش فسادات کے سنگین واقعات رونما ہوئے ہیں۔ اتر پردیش کے شہر کانٹھ میں مسلم کش فسادات میں چار افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق صوبہ مہاراشٹر کے شہر کرمالہ میں خونریز مسلم کش فسادات میں چار افراد ہلاک ہو گئے۔ ان فسادات کے دوران مسلمانوں کی دکانوں اور مکانوں کو نذر آتش کیا گیا۔ ابھی حیدرآباد دکن میں بہایا ہوا مسلمانوں کا خون خشک نہیں ہوا تھا کہ بھارت کے ان علاقوں میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ کوئی مہینہ، ہفتہ یا دن ایسا نہیں جاتا کہ بھارت کے کسی نہ کسی علاقے میں مسلمانوں کی جان، مال اور آبرو کو نہ لوٹا جاتا ہو۔ آج دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں اقلیتوں کی اس طرح مسلسل نسل کشی کی جا رہی ہو۔ لیکن بڑے رنج اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اسے بھارت کا داخلی معاملہ قرار دے کر پوری عالمی برادری مہر بلب ہے۔ حالانکہ نسل کشی کو اقوام متحدہ کے چارٹر میں انسانیت کے خلاف ایک سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ مزید دکھ کی بات یہ ہے کہ مسلم خصوصاً تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک بھی خاموش ہیں۔ بھارت ان ممالک میں خوب مالی منافع سمیٹ رہا ہے اور انھیں بڑے فخر کے ساتھ یہ باور کراتا ہے کہ بھارت کی سب سے بڑی اقلیت مسلمان ہیں، سیاست اور سفارت کے چند بڑے عہدے مسلمانوں کو دے کر اس نے مسلم ممالک کو فریب دے رکھا ہے۔ اگر آج عرب مسلم ممالک اس معاملے میں سخت موقف اختیار کریں اور بھارت کو یہ وارننگ دیں کہ بھارت کی مسلم اقلیت کو تحفظ فراہم نہ کیا گیا تو بھارت کو ان ممالک میں تجارتی اور اقتصادی منافع سے ہاتھ دھونے پڑیں گے تو کل بھارت کی حکومت بلکہ اس کی ہندو اکثریت بھی مسلمانوں کے تحفظ کے بارے میں سنجیدگی کے ساتھ سوچنا شروع کر دے گی۔ اسلامی کانفرنس اور دوسرے عالمی اسلامی اداروں کو چاہیے کہ وہ تمام مسلم ممالک اور خصوصاً تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک کو بھارتی مسلمانوں کے مسئلے کی جانب متوجہ کریں اور انھیں ان کی ذمہ داری کا احساس دلائیں۔

زندہ تحریریں

ایمان اور عمل

ایمان کے بعد دوسری صفت جو انسان کو خسارے سے بچانے کے لیے ضروری ہے وہ نیک کاموں پر عمل کرنا ہے۔ صالحات کا لفظ تمام نیکیوں کا جامع ہے جس سے نیکی اور صلاح کی کوئی قسم چھوٹی نہیں رہ جاتی۔ لیکن قرآن کی رو سے کوئی عمل بھی اس وقت تک عمل صالح نہیں ہو سکتا جب تک اس کی جڑ میں ایمان موجود نہ ہو اور وہ اس ہدایت کی پیروی میں نہ کیا جائے جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے دی ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں ہر جگہ عمل صالح سے پہلے ایمان کا ذکر کیا گیا ہے۔ کسی ایک جگہ بھی قرآن میں ایمان کے بغیر کسی عمل کو صالح نہیں کہا گیا ہے اور نہ عمل بلا ایمان پر کسی اجر کی امید دلائی گئی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایمان وہی معتبر ہے جو مفید ہے جس کے صادق ہونے کا ثبوت انسان اپنے عمل سے پیش کرے۔ ورنہ ایمان بلا عمل صالح محض ایک دعویٰ ہے جس کی تردید آدمی خود ہی کر دیتا ہے۔ جب وہ اس دعوے کے باوجود اللہ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر چلتا ہے۔ ایمان اور عمل صالح کا تعلق بیج اور درخت کا سا ہے۔ جب تک بیج زمین میں نہ ہو، کوئی درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر بیج زمین میں ہو اور کوئی درخت پیدا نہ ہو رہا ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ بیج زمین میں دفن ہو کر رہ گیا۔ اسی بنا پر قرآن پاک میں جتنی بشارتیں بھی دی گئی ہیں انھی لوگوں کو دی گئی ہیں جو ایمان لا کر عمل صالح کریں۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

[illegible]

اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اسے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے اور اگر اس مصیبت کے بعد جو اس پر آئی تھی ہم اسے نعمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے "میرے سارے دلدر پار ہو گئے"۔ پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے۔ اس عیب سے پاک اگر کوئی ہے تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکوکار ہیں۔ (ھود ۱۱-۹)

القرآن

مال کے اندر بھی برکت ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھی چیز ہے، دیکھنے میں لذیذ ہے دل ربا ہے۔ پس جو شخص اس کو نفس کی سخاوت (یعنی استغنیٰ) سے لیتا ہے اس کیلئے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو اس کو اشرافِ نفس (یعنی حرص و طمع) کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے برکت نہیں ہوتی۔" (متفق علیہ)

السنۃ

اسلام آباد کا موسم

دھماکے

ناظر مسعود

اسلام آباد کو موسم بہار کے پھولوں نے اور خوبصورت بنا دیا ہے۔ خوشگوار چمکیلی دھوپ سارے دن پھیلی ہوئی اور دور سے گھرے جنگلوں اور سنسان گلیوں میں خاموشی اور باوقار خاموشی کا راج ہے۔ کبھی یہ خاموشی اتنی گہری ہو جاتی ہے کہ سانس لینے کی آوازیں سنائی دیے جاتی ہیں۔ افسروں اور گریڈوں کے شہر میں بظاہر کس قدر امن، سکون اور طمانیت ہے۔ کراچی کے ہنگامہ پرور اور مشینی زندگی سے ٹوٹ کر میں دارالحکومت کے زیر سایہ آیا تو وہاں سے لوٹنے پر طبیعت آمادہ نہ تھی۔ اسلام آباد کو دیکھ کر دل کی گہرائیوں سے ایک ہی دعا نکلتی ہے کہ کاش سارا پاکستان اتنا ہی خوبصورت اور آرام دہ ہوتا۔

اسلام آباد پر بڑا بھاری اعتراض ہے کہ یہ شہر ملک کی قومی زندگی کے مرکزی دھارے سے کٹا ہوا ہے۔ وہاں کے باسیوں کو خبر بھی نہیں کہ عوام کو کیسے تکلیف دہ مسائل کا سامنا ہے۔ اور وہ بنیادی سہولتوں سے کس درجہ محروم اور تشنہ لب ہیں۔ چونکہ انہیں ان مسائل سے واسطہ نہیں پڑتا اس لیے وہ عوام کی تکالیف سے قطعی ناآشنا ہیں، اور اگر آشنا ہیں تو اس کی شدت کو محسوس نہیں کر پاتے۔ ان کی مثال اس شہزادی جیسی ہے جس نے ایک غریب کسان کو مشورہ دیا تھا کہ تمہارے پاس روٹی نہیں ہے تو تم کیک کیوں نہیں کھاتے۔ غرض یہ کہ عوامی مسائل اسلام آباد کے بیوروکریٹس اور اعلیٰ افسروں کے ایئرکنڈیشن دفتروں کے اندر آرام کرسی پر نیم دراز کسی لارڈ کے چہرے پر کھیلتا رہا ہو۔ میں صرف سرکاری افسران ہی کو دوش کیوں دوں، جب کہ ایک ہفتہ وہاں رہنے میں میری کا اپنی حالت ایسی ہو گئی کہ میں بالکل بھول گیا کہ ملک میں جمہوریت معطل ہے، دستور کی بحالی، آزادی اظہار رائے اور اس طرح کے دیگر مسائل بھی موجود ہیں۔ عجب نہیں کہ اس کا ذمہ دار اسلام آباد کا جادو بھرا موسم ہو، جس کے میں اس قدر زیر اثر آگیا کہ سیاست مجھے گھٹیا قسم کا موضوع لگنے لگا اور میرا جی چاہا کہ کسی چوک پر کھڑے ہو کر اعلان کر دوں کہ حضرات! ملکی معاملات انتہائی حسن و خوبی سے چل رہے ہیں۔ اسلامی نظام آچکا ہے، جمہوریت کی منزل بھی بس آنے ہی والی ہے۔ آپ لوگ سیاست کو اپنے اپنے گھروں میں آرام کریں اور سیاستدانوں کے بہلاوے میں ہرگز نہ آئیں۔ لیکن میں یہ اعلان بھی نہ کر سکا کیونکہ یہ اعلان کرنا بھی فضول لگا۔ ایک اچھے بیوروکریٹ کی طرح میں نے چپ سادھ لی، خاموشی اختیار کر لی۔ گو میں بیوروکریٹ نہ تھا لیکن اسلام آباد نے میرا مزاج بیوروکریٹ بنا دیا تھا۔ اور جب سے کراچی آیا ہوں میرا اس تجربے سے حل کر کے اپنے اندر اس بردباری اور وقار کا احساس ابھارا ہے جو مجھے اسلام آباد کے ماحول نے عطا کیا تھا۔ آپ کہیں گے اب معلوم ہوا کہ اچھے بھلے لوگ جب منصب اقتدار سنبھالتے اور دارالحکومت میں

شب و روز گزارنے کے عادی ہو جاتے ہیں تو پھر مسائل اور معاملات کو دیکھنے اور پرکھنے میں ان کا زاویۂ نگاہ آہستہ آہستہ غیر محسوس طریقے سے کیوں کر تبدیل ہو جاتا ہے۔ جی ہاں وہ تو ہو جاتا ہے۔ جب تک میں پیدل تھا، مجھے کاریں اور موٹر سائیکلیں بے حد بری لگتی تھیں اور میں سوچتا تھا کہ کتنے غیر مہذب اور تنگ دل لوگ ہیں، بغل سے گزر جاتے ہیں۔ لیکن اسٹاپ پر کھڑے لوگوں کو لفٹ دینا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اور قرضہ ایک برس سے ایک چھوٹی موٹر سائیکل خریدی ہے تو اب مجھے وہی سڑک پر انگوٹھا دکھا کر لفٹ مانگنے والے سخت ناگوار محسوس ہونے لگے ہیں۔ اور میں سنجیدگی سے غور کرنے لگا ہوں کہ یہ کتنے غیر مہذب ہیں۔ خود داری نام کو نہیں۔ فقط نظر ان حالات کے زیر اثر تشکیل پاتا ہے جن سے ہم اور آپ گزر رہے ہوتے ہیں۔ حالات کے تبدیل ہوتے ہی نقطۂ نظر بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ آپ کو یقیناً کسی ایسے آدمی کا سامنا ہوا ہوگا جو بیوروکریسی کے خلاف شدید نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتا ہے، صرف اس لیے کہ اب وہ بیوروکریٹ نہیں رہا۔ پس یہی دعا مانگنی چاہیے کہ خدا اقتدار پر آنے والے لوگوں کو نا آزمانے کرے کہ حصول اقتدار کے بعد نیک لوگ کو دھیرے دھیرے برے ہو جاتے ہیں یا برے لگنے لگتے ہیں۔

بات ذرا دور نکل گئی، ذکر اسلام آباد کے موسم کا ہو رہا تھا۔ راولپنڈی اسلام آباد کا نسبتاً غریب پڑوسی ہے۔ اور یہ اپنے مسائل کے لحاظ سے کراچی کا علاقہ محسوس ہوتا ہے۔ جہاں ان دنوں بلدیاتی گہما گہمی عروج پر ہے۔ پنڈی کے سابق میئر ایک بار پھر میئر بننے کے لیے کوشاں ہیں لیکن ان کی سابقہ کارکردگی پر کچھ ایسی تنقید ہے کہ انہیں دوبارہ اس منصب پر فائز کرنے کا رسک لیا جائے۔ سابق میئر کے خلاف نو منتخب کونسلر شیخ رشید کی قیادت میں نو منتخب کونسلروں کی ایک بڑی تعداد سرگرم عمل ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ گروہ اپنی کوششوں میں کہاں تک کامیاب ہوتا ہے۔

اسلام آباد میں جب سے حکومت اور سیاسی جماعتوں کے مابین مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا ہے، بڑی گہما گہمی ہے اور خصوصاً دارالحکومت کے صحافتی حلقے خاصے سرگرم عمل ہیں۔ مذاکرات کے نتائج کا علم تو صدر صاحب کو ہوگا لیکن حکومت بظاہر مذاکرات کو جتنے ہلکے پھلکے انداز میں لے رہی ہے اسی کی وجہ سے مذاکرات پر مذاکرات کا کم اور چائے کی میز پر گپ شپ کا گمان زیادہ گزر رہا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ صدر صاحب ایک طرف تو سیاسی جماعتوں سے مذاکرات کر رہے ہیں اور دوسری طرف اس خیال کے حامی بھی ہیں کہ انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر ہونے چاہئیں۔ اس سے صدر صاحب کے متعلق عوام کو خواہ مخواہ یہ تاثر ملتا ہے کہ شاید وہ سیاسی جماعتوں سے بیزار ہیں۔ یہ دیکھیے کہ آخر وہ ملک کی بڑی اور سیاسی جماعتوں کو منتقل کرنے کے حق میں نہیں ہیں اور نہ ہی وہ اس ضمن میں ان پر اعتماد کرنے کے لیے تیار ہیں تو پھر ان سے مذاکرات چہ معنی دارد؟ بالفاظ دیگر کیا صدر صاحب سیاسی جماعتوں کی اہمیت و افادیت کو اسی وقت تسلیم کریں گے جب وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں اور اپنے آپ کو تسلیم کرنے پر انہیں مجبور کر دیں۔ ظاہر ہے یہ صورت ملک کے حق میں مفید ہوگی اور نہ ہی حکومت کے۔

حکومت کے اصل مسئلہ یہ ہے کہ صدر صاحب کے دل میں جو کچھ ہے اس کا علم صدر صاحب یا خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ وہ کیا چاہتے ہیں؟ یہ بتانے سے وہ گریزاں ہیں؟ اور شومئی قسمت سے یہ معلوم کرنے کیلئے ابھی تک کوئی آلہ یا پیمانہ ایجاد نہیں ہوا۔ جس دن صدر صاحب کے دل کی بات آشکار ہوگی ہمارے تعطل شدہ مسائل کا حتمی نتیجہ سامنے آجائے گا۔ لیکن وہ دن کب آئے گا؟

بات سے بات

حضرت محمد ستارؒ نے عمر بھر شادی نہ کی۔ جب کسی نے آپ کو شادی کا مشورہ دیا تو آپ نے یہی جواب دیا کہ "بیوی کا نفقہ برداشت کرنے کی مجھ میں قوت نہیں۔" بعد از وفات کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا۔ آپ نے جواب دیا:

"مغفرت تو ہو گئی۔ لیکن جو مرتبہ بال بچوں کی اذیت برداشت کرنے سے حاصل ہوتا وہ نہ مل سکا۔"



جیتی جاگتی زندگی — شن فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں



شدید پابندیاں، شدید ردِّ عمل

میری عمر ۱۸ سال ہے اور میں بہت تنہا ہوں۔ ہم دو بہنیں تھیں ہمارا ایک بھائی ہے۔ جس طرح عام طور پر ہمارے گھرانوں میں ہوتا ہے۔ بھائی کو ہر طرح کی آزادی حاصل ہے، جبکہ ہم بہنوں پر بہت سی پابندیاں لگائی جاتیں۔

میری بہن مجھ سے دو سال بڑی تھی۔ وہ ایک لڑکے سے محبت کرتی تھی، لیکن یہ بات گھر میں سوائے میرے کسی کو معلوم نہ تھی کیونکہ ہمارے والدین سخت مزاج ہیں، ہمیں یہ بھی اجازت نہیں ہوتی کہ ٹیلیفون بھی اٹھائیں۔ میری بہن بہت اداس رہتی تھی۔ آخر کچھ عرصہ قبل اس نے خودکشی کر لی۔

مجھ پر اس بات کا شدید اثر ہے۔ میرے والدین بھی پریشان ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔ میں نے کئی بار اسے کہا تھا کہ تم امی سے بات کرو۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ ایسا کرتی تو والدین اسے خود مار دیتے۔

میری کوئی دوست نہیں ہے۔ میں خود کو تنہا محسوس کرتی ہوں۔ کبھی کبھار مجھے خیال آتا کہ میں بھی اپنی زندگی ختم کر دوں۔ مجھ پر شدید ڈیپریشن رہتا ہے۔ ذہن میں طرح طرح کے خیال آتے ہیں۔ میری ماں نے کبھی مجھے اپنے پاس بٹھا کر کوئی بات نہیں کی۔

ط۔م

ہوتا ہے۔ اکثر گھرانوں میں ایسا ہوتا ہے۔ والدین اپنے بچوں کو ضروریات پوری کر کے اور گھر کا آسائشیں دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ ان کا فرض پورا ہو گیا۔ انہوں نے بچپن میں آپ کی دیکھ بھال بھی کی، آپ کی امی نے آپ کو اپنے پاس بٹھا کر کھانا بھی کھلایا ہو گا باتیں بھی کی ہوں گی۔ جب آپ بڑی ہو گئیں تو انہوں نے سوچا اب ویسی دیکھ بھال کی ضرورت نہیں، آپ سمجھدار ہیں۔

ہمارے مشرقی گھرانے عجیب بیان آگے آ کر رہ گئے ہیں۔ ان سب کو تقریباً یہی پریشانی ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ اپنے آپ کو جڑوں سے اکھاڑ دیں۔ یا اپنی اقدار بھلا دیں تاکہ کل اگر رشتہ کی تلاش کرنے نکلیں تو انہیں یہ طعنہ سننا پڑے کہ ان کی لڑکیاں مغرب زدہ ہو گئی ہیں۔ اس لیے وہ اپنی لڑکیوں پر ضرورت سے زیادہ پابندیاں لگاتے ہیں۔ ان سے بھی زیادہ جو وطن میں رہتے ہیں۔

بہرحال آپ کی بہن کے ساتھ جو ہوا، بہت المناک ہے۔ آپ اپنی پریشانی کے بارے میں امی سے بات کریں اور انہیں یہ بھی بتا دیں کہ آپ کی بہن نے وہ قدم کیوں اٹھایا وہ مان ہیں۔ وہ یہ ضرور سوچیں گی کہ کاش وہ اپنے منہ سے کہہ دیتی اور ہم اسے مرنے نہ دیتے۔ والدین کے دل میں اپنا اعتماد پیدا کریں۔ تاکہ وہ سختی کچھ ڈھیلی کر دیں۔ آپ کو یہ موقع ملے کہ آپ کم از کم اپنے ہم عمروں سے مل سکیں، دوستی کر سکیں۔ ممکن ہو تو اپنے ڈیپریشن کے بارے میں اپنے ڈاکٹر سے بات کریں۔

آپ کو ذہنی سکون کی ضرورت ہے۔ ابھی جو کام تم شدید ہے۔ وقت کے ساتھ اس میں مزید کمی آ جائے گی۔

ہے۔ میں اسے سمجھاتی ہوں کہ وہ کیوں نہیں واپس چلا جاتا۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا وہ خود کو بہرا محسوس کرتا ہے لیکن وہ بار بار کہتا ہے کہ وہ کبھی اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ نہیں رہ سکتا۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن ہمارے اختلافات ختم نہیں ہو رہے۔

و۔ح

ممکن ہے وہ صحیح کہتے ہوں۔ ازدواجی زندگی میں خرابی کے ذمہ دار ہر دو فریقین ہوتے ہیں۔ موصوف نے اپنی طرف سے کوشش بھی کی ہو گی لیکن عموماً مرد کی صلح آمیزی کا انداز یہ ہوتا ہے کہ تم ہار مان لو اور میں درگذر کر دوں گا۔ یعنی میں جیسا ہوں ویسا ہی رہوں گا۔ میں اگر دیر سے گھر آتا ہوں تو دیر سے ہی آؤں گا۔ میں اگر گھر یلو کام کاج میں ہاتھ نہیں بٹاتا تو آئندہ بھی ایسا نہیں کروں گا تم اگر صبر کر سکتی ہو تو کر لو۔

ذہنی ہم آہنگی والا معاملہ بھی اہم ہو سکتا ہے۔ عموماً یہ ہوتا ہے کہ ہمارے مرد یہاں کا ہر قسم کا فیشن اپناتے ہیں۔ لیکن بیوی ہزارہ کے کسی گاؤں میں رہے یا جہلم کی ہو گی اور اس سے یہ توقع رکھنا کہ مجھ سے کسی بدل لے ایک لا ابالی سے بات ہے۔ اسے اتنا سوچ تو دو کہ وہ اپنے آپ میں خوشگوار تبدیلی لا سکے۔



ایک اٹل فیصلہ

وہ میرے ساتھ کام کرتا ہے۔ وہ شادی شدہ ہے۔ لیکن کچھ عرصہ قبل اس نے بیوی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس کے دو بچے ہیں۔

وہ میرا اچھا دوست ہے۔ مجھے اس سے محبت نہیں ہے لیکن اس کی باتیں سن کر افسوس ضرور ہوتا ہے۔ مجھے اس سے شدید ہمدردی ہو گئی ہے۔ میں اکثر اس کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں۔ اس نے ایک بار مجھ سے کہا تھا کہ میری طلاق فائنل ہو جائے تو وہ میرے والدین سے میرا رشتہ مانگے گا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم ایک اچھی بیوی ثابت ہو گی۔ یہ صحیح ہے کہ ہم دونوں میں بہت ذہنی ہم آہنگی ہے۔ لیکن اس کی بیوی اکثر اسے فون کر کے بچوں کے بارے میں بتاتی ہے۔ پھر وہ بہت پریشان ہو جاتا ہے۔ کہتا ہے میری وجہ سے بچوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ حالانکہ وہ انہیں باقاعدہ رقم بھیجتا

آپ کے دل میں اس کے لیے ہمدردی ہے۔ یہ تعلق محبت کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ بہرحال آپ اسے تلقین کریں کہ اگر وہ بیوی کے ساتھ نہیں رہ سکتا تو بچوں سے ملنے جایا کرے۔ انہیں ویک اینڈ پر اپنے پاس لے آئے۔ آپ اس سے، یا وہ آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔ اس امر کا تعلق گذشتہ حالات سے نہیں ہے۔ اگر وہ یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ اور اس کی بیوی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے تو علیحدگی ناگزیر ہے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

عورتوں پر تین سوکنوں کا جلاپا کیوں؟

خواتین کے سوالات
سید مودودی کے جوابات

سوال: میں نے آپ کی کتابیں پڑھی ہیں۔ جن سے ذہن کی بہت سی گرہیں کھل گئی ہیں۔ لیکن ایک چیز جو پہلے ہی دل میں کھٹکتی تھی۔ اب اور بھی کھٹکنے لگی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام نے جہاں عورتوں کا درجہ کافی بلند کیا ہے، وہاں بحیثیت بیوی کے بعض امور میں اس کو حقیر بھی کر دیا ہے۔ مثلاً اس پر تین سوکنوں کا جلاپا جائز کر دیا ہے، حالانکہ قدرت نے عورت کی فطرت میں حسد بھی رکھی ہے۔ اسی طرح جہاں بیوی کو دوسرے قیمتی اختیار دیا گیا ہے، وہاں شوہر کو یہ بھی حق ہے کہ وہ کتنی ہی بیویوں کی ایک جائز خواہش کو بھی پامال کر سکتا ہے۔ ان امور میں بظاہر بیوی کی حیثیت مار پیٹ کی رعایا سے زیادہ نظر نہیں آتی۔ میں ایک عورت ہوں اور قدرتی طور پر عورت کے جذبات کی ترجمانی کر رہی ہوں۔ آپ براہ کرم اس بارے میں میری تشفی فرمائیں۔

جواب: آپ نے دو وجوہ کی بنا پر حیرانی ظاہر کیا ہے کہ عورت کی پوزیشن خانگی زندگی میں فروتر رکھی گئی ہے۔ ایک یہ کہ مرد کو چار چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے دوسرے یہ کہ شوہر کو والدین کا تابع رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے بسا اوقات وہ اپنی بیوی کے جذبات اور اس کی خواہشات کو والدین کی رضا پر قربان کر دیتا ہے۔ ان دو وجوہ میں سے پہلی وجہ پر اگر غور کریں تو یہ بات بہت آسانی کے ساتھ آپ کی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ عورت کے لیے تین سوکنوں کا برداشت کرنا جتنا تکلیف دہ ہے، اس سے بدرجہا زیادہ تکلیف دہ چیز اس کے لیے یہ ہو سکتی ہے کہ وہ کسی کے شوہر کی داشتہ بن کر یا اس کی محبوبہ بن کر رہے۔ اسلام نے اسی کو روکنے کے لیے مرد کو ایک سے زائد نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔ ایک مرد ناجائز تعلقات میں جتنا بے باک ہو سکتا ہے، شادیاں رچانے میں اتنا نہیں ہو سکتا کیونکہ شادی کی صورت میں مرد کو ہر داروں میں اعتدال کرنا پڑتا ہے اور طرح طرح کی ذمہ داریاں اسے سنبھالنی پڑتی ہیں۔ یہ دراصل عورتوں ہی کے فائدے کے لیے ایک بڑا انتظام ہے کہ مرد دوسری کے لیے بیاہ کا راستہ کھلا رہے۔ دوسرے طریقے کا تجربہ آج کل مغرب کی سوسائٹی کر رہی ہے کہ ایک طرف تو جائز سوکنوں کا سد باب کر دیا گیا ہے لیکن دوسری طرف ناجائز سوکنوں سے عورتوں کو بچانے کا کوئی انتظام اس کے سوا نہیں کیا گیا کہ وہ انہیں برداشت نہ کر سکیں تو شوہر سے طلاق حاصل کر لیں یا عدالت میں نالش کریں۔ کیا آپ سمجھتی ہیں کہ اس سے عورت کی مصیبت کچھ کم ہو گئی ہے؟ تھوڑی عمر کی عورت تو شاید سوکن سے بچنے کے لیے طلاق کو آسان سمجھ لے مگر کیا بچوں والی عورت کے لیے بھی یہ نسخہ آسان ہے؟

دوسری جس شکایت کا اظہار آپ نے کیا ہے اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ غالباً آپ ابھی تک صاحب اولاد نہیں ہیں، یا اگر ہیں تو آپ کے کسی لڑکے کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے۔ آپ اس خاص معاملے کو ابھی تک صرف بہو کے نقطۂ نظر سے دیکھ رہی ہیں۔ جب آپ اپنے گھر میں خود بہو لے آئیں گی اور اس معاملے پر ساس کی حیثیت سے غور کریں گی تو یہ مسئلہ اچھی طرح آپ کی سمجھ میں آ جائے گا۔ بیوی کے حقوق کتنے ہونے چاہئیں اور ماں باپ کے کتنے، شاید اس وقت شاید آپ خود اپنے حقوق کی طالب ہوں گی جن پر آج آپ کو اعتراض ہے۔

(ترجمان القرآن ربیع الاول ۱۳۷۹ھ۔ نومبر ۱۹۵۹ء)

محبت امر ہے

میں نے ایک ایسے گھرانے میں پرورش پائی جہاں سب بڑے تھے اور ایک دوسرے سے خونی رشتہ میں منسلک ہونے کے باوجود متنفر اور بیزار تھے۔ قسمت، حالات یا حقیقتوں کی غیر آہنگی نے فضا ہی مکدر کر رکھی تھی کہ سب اپنی اپنی دنیاؤں میں گم رہتے تھے۔ میری امی ہر دم آنسوؤں میں ڈوبی رہتی تھیں۔ ماموں زیادہ تر باہر رہتے تھے اور خالائیں کالج سے آ کر اپنے اپنے کمروں میں بند ہو جاتی تھیں۔ نانی اگرچہ تند خو نہیں تھیں لیکن محبت اور شفقت کے اظہار کے معاملے میں فیاض بھی نہیں تھیں۔

جب میں دوسرے بچوں کو دیکھتی جو پچکارے جاتے تھے جنہیں پیار بھی کیا جاتا تھا، ان کی کامیابیوں کو سراہا جاتا تھا اور ان کی شکستوں پر دلاسا دیا جاتا تھا تو میں مضطرب ہو جاتی تھی۔ مجھے کبھی کسی نے نہ گلے لگایا تھا، نہ پیار کیا تھا، نہ تعریف ہی کی تھی اور یوں مجھے بہت بچپن ہی سے احساس ہو گیا تھا کہ میرا ماحول میرا حرات عام گھرانوں سے کیوں مختلف ہے۔ میں کوئوں کھدروں میں چھپتی پھرتی تھی نہ میری سہیلیاں تھیں نہ کھیل کود کے مواقع۔ نہ ان کی اہمیت کی طرف سے کسی نے توجہ دی۔ کتابیں پڑھ پڑھ کے میں نے اپنی ایک خیالی دنیا تخلیق کر لی تھی جس کے فرشتی ساتھی مجھے گھیرے رکھتے تھے۔ یہ تصوراتی دنیا میرے لیے بہت حقیقی وراہم تھی، یہاں ان تمام محرومیوں کی تلافی ہو گئی تھی جن کا اصل واقعاتی زندگی میں مجھے سامنا تھا۔

عید بقر عید یا کسی تقریب کے موقع پر مجھے اپنی دگر گوں کیفیت کا زیادہ شدت سے احساس ہوتا، جب ہم جماعت لڑکیاں جب والدین سے ضد کر کے کچھ خریدنے یا اپنی بات منوانے کا ذکر کرتیں یا بھائی بہنوں کی چپقلش اور رقابت کے واقعات بیان کرتیں تو مجھے اپنی زندگی کھوکھلی اور بے رونق لگنے لگتی۔ میں بھی یہ سب کچھ محسوس کرنا چاہتی تھی، میں چاہتی تھی کہ میں بھی روٹھوں اور کوئی مجھے منائے، میں ضد کروں اور میرے ناز اٹھائے جائیں، سینہ کروں، لڑوں، چیخوں چلاؤں…… لیکن یہ تمنا عبث اور فضول تھی۔ بچپن میں مجھے اپنی خیالی دنیا جس قدر وقیع معلوم ہوتی تھی، شعور میں اس کا تصور اتنا ہی کھوکھلا محسوس ہوتا تھا۔

کالج اور یونیورسٹی تک پہنچتے پہنچتے لڑکیاں خواب دیکھنے لگتی ہیں، خیالی محبوب کے، آراستہ گھر اور گول مٹول بچوں کے…… میں بھی دیکھتی تھی…… ہاں کے پیچھے…… محبوب

مجھے اپنے والد کی طرح سخت دل محسوس ہوتے تھے، جو محض لڑکی پیدا کرنے کے جرم میں اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے تھے اور بچوں کا تصور میرے لیے ہولناک تھا کہ میری طرح کے بچے دنیا کے لیے راحت کے بجائے زحمت ثابت ہوتے ہیں۔ میں نے ٹھان لیا تھا کہ پڑھائی ختم کر کے ملازمت کر لوں گی اور چند ایسے لاوارث بچوں کو گھر کا تحفظ، محبت کی گرمی اور معاشرے میں مقام دلانے کے لیے رہوں گی۔ محرومی جن کے نصیب میں لکھی جا چکی تھی۔

لیکن یہ خواب ہی کیا جو پورا ہو جائے…… ہمارے معاشرے میں لڑکیاں اکیلی نہیں رہ سکتیں اور خصوصاً ایک ایسی لڑکی جس کے سر پر باپ بھائی کا سایہ نہ ہو…… اسے بالآخر کسی مرد کی پناہ گاہ کی تلاش کرنی ہی پڑتی ہے یہ اور بات ہے کہ وہ اسے حالات کے گرداب میں چکر کھانے کو تنہا چھوڑ دے۔ اس ضمن میں حیل و حجت قطعی غیر ضروری تھی لہٰذا میں نے چپ چاپ گھر والوں کے فیصلے کے سامنے سر جھکا کے شادی کر لی۔

تقدیر کے اگلے تھپیڑے کیلئے میں بالکل تیار تھی لیکن شاید یہی وجہ تھی کہ جو چال بدل گئی۔ میرے شوہر میں وہ تمام اوصاف مجتمع تھے جو مثالی کہے جا سکتے ہیں…… نرم دل…… شگفتہ مزاج…… فیاض، شائستہ اور مہذب! وہ مجھے پسند کرتے تھے یا نہیں اس کا اظہار برملا انہوں نے کبھی نہیں کیا…… لیکن مجھے شکایت کا موقع بھی نہیں دیا۔

ایک شام وہ خلاف معمول دیر سے لوٹے، باہر خوشگوار ہوا چل رہی تھی اور آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا، میں نے ان سے کھانے کا پوچھا تو انہوں نے ہاتھ پکڑ کے مجھے اپنے پاس صوفے پر بٹھا لیا اور بولے "ایک مرد کیلئے دنیا میں اس سے بڑی بھی کوئی مسرت ہو گی کہ جب وہ گھر لوٹے تو اسے ایک خوبصورت عورت اس کا انتظار کرتی ملے……"

جذبات کے اس اظہار پر میں چونک پڑی…… میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کو غور سے دیکھتے ہوئے سوچا یہ شخص کتنے دن اور میرے ساتھ شاہراہ حیات پر چلے گا…… میرے جسم میں بہنے والی روح اگر نکل گئی تو کیا یہ تب بھی مجھے یونہی چاہے گا……؟

وہ چاند رات تھی اور اگلے روز عید…… اور اسی دن میرے بابا کی پیدائش ہوئی بعد میں جب وہ مجھ سے ملنے ہسپتال آئے تو انہوں نے میرے ان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا

محبت کی طرح بچے بھی خداوند کا ایک عطیہ ہیں جو صرف خوش قسمتوں ہی کو ودیعت ہوتا ہے اور یہ کسی سے مانگا نہیں جا سکتا "نہ قیمتاً نہ شفقتاً"…… کبھی ایک لمحہ کو بھی اپنے دل میں یہ خیال نہ لانا کہ تمہاری محبت میرے دل سے ذرہ برابر بھی کم ہو سکتی ہے یا اگر بیٹی کی بجائے بیٹا ہوتا تو میں اسے زیادہ چاہتا……"

اس کے بعد کتنی عیدیں آئیں اور گذر گئیں۔ بچے چھوٹے سے نکل کے اسکول اور کالج میں پہنچ گئے۔ ان کے سیاہ بالوں میں چاندی بھر گئی…… لیکن محبت کی گرم جوشی میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئی۔

"امی! آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں……؟" ہما میرے گلے میں جھول گئی…… جوڑی دار پاجامہ کرتے میں ملبوس وہ بالکل گڑیا سی لگ رہی تھی……

"آپ پھر اکیلی بیٹھی گذری عیدوں کا حساب کر رہی ہیں" اس نے شکایتاً کہا "کیا آپ کو ہماری محبت کافی نہیں لگتی ہے؟"

"بہت" میں نے بڑی مشکل سے خود کو آنسو بہانے سے باز رکھا "میں تو آج ساری محبت کے عطیہ پر خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کر رہی تھی"

ادب وثقافت

براعظم شمالی امریکہ میں اردو کے مرکز ٹورانٹو شہر میں ۱۷ ستمبر کو رائٹرز فورم آف پاکستانی کینیڈینز اور ۲۲ اکتوبر کو "انجمن اردو کینیڈا" کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے دو بین الاقوامی اردو مشاعروں کی تصویری جھلکیاں -



Foto Anwar Ahmad

بزرگ و قادرالکلام شاعر جناب رئیس امروہوی



خود ساختہ جلاوطن اور پاکستان میں فوجی آمریت کے خلاف منفرد انداز و بلند آواز احمد فراز



شمالی امریکہ میں اردو ادب کے دو معتبر نام، جناب حفظ الکبیر قریشی اور پروفیسر منیب الرحمن احمد فراز کے ساتھ سٹیج پر -



محترم و معروف شاعر جناب مجروح سلطان پوری



اردو ادب میں توانا اور نئی روایات کے حامل جناب منیر نیازی



جناب سی آر نعیم



محترمہ کشور ناہید

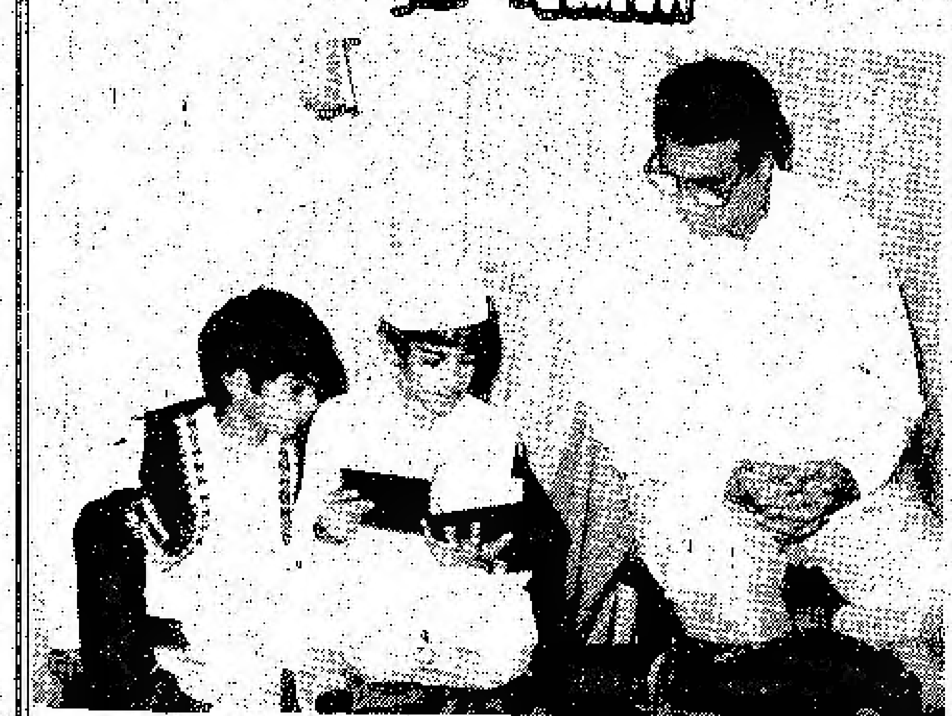


ساقی فاروقی



نئے آہنگ کے سفیر پروفیسر بدر منیر

سلسلۂ ہدایت



خدا داد ذہانت اور ذاتی شوق سے صرف ۷ سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرنے والے شہزاد احمد ولد محمود [illegible] "آمین" کی تقریب میں اپنے استاد جناب قاضی امین [illegible] کی موجودگی میں اس مبارک و موقر تقریب کے شرکا کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں۔

پاکستان نے نیوزی لینڈ کی ٹیم کو ۳ گول سے ہرا دیا

پاکستانی ٹیم ۱۱ پینلٹی کارنروں سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکی

کراچی ۔۔۔۔ یہاں شروع ہونے والے پانچویں پی آئی اے ٹرائی اینگولر ٹورنامنٹ کے پہلے روز پاکستان نے نیوزی لینڈ کی ٹیم کو صفر کے مقابلے میں ۳ گول سے ہرا دیا۔ لیکن اس کے باوجود پاکستانی ٹیم کا کھیل غیر معیاری تھا اسے ۱۱ پینلٹی کارنر ملے اور وہ ان پینلٹی کارنروں سے کوئی فائدہ اٹھانے میں بری طرح ناکام رہی [illegible] کی جگہ کھیلنے والے مختار رشید نے دو گول کئے اور کلیم اللہ نے تیسرا گول کیا۔ کھیل کے پہلے تین منٹوں میں تین پینلٹی کارنر یکے بعد دیگرے ملے۔ پینلٹی کارنروں کے معاملے میں پاکستانی ٹیم کی کمزوری واضح طور پر عیاں تھی وقفہ کے بعد پاکستانی ٹیم کے کھلاڑی کھیل پر چھائے رہے۔ اگر پاکستانی کھلاڑیوں کی تمام کوششیں کامیاب ہوتیں تو گولوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی۔

سری نگر میں بھارت اور ویسٹ انڈیز کے میچ کے دوران پاکستانی پرچم لہرائے گئے

مظاہروں کا نوٹس نہ لینے پر فاروق عبداللہ کو اندرا حکومت کا انتباہ

نئی دہلی ۔۔۔ (ریڈیو رپورٹ) بھارتی حکومت نے مقبوضہ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو تنبیہ کی ہے کہ سری نگر میں بھارت اور ویسٹ انڈیز کے درمیان کھیلے جانے والے کرکٹ میچ کے دوران بھارت کے خلاف ہونے والے مظاہروں پر انہوں نے سخت ایکشن نہیں لیا۔ میچ کے دوران سارا وقت کشمیری مظاہرین نے پاکستانی پرچم لہرائے بھارتی کھلاڑیوں پر پتھراؤ کیا [illegible] کیلے اور سنگترے پھینک کر مارے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو مرکزی وزیر داخلہ پی سی سیٹھی کی جانب سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں انہیں اس بات پر سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ انہوں نے ان واقعات سے نمٹنے میں سختی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

پیپلز پارٹی ایم آر ڈی کی ریڑھ کی ہڈی ہے: صدر ضیاء

اسلام آباد ۔۔۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے وفاقی مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ [illegible] پیپلز پارٹی ایم آر ڈی کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ [illegible]

پاکستانی ٹیم نے انگلستان کو ہرا کر سکواش کا عالمی اعزاز برقرار رکھا

تیسرے نمبر پر آسٹریلیا اور چوتھے نمبر پر مصر کی ٹیم رہی

[illegible] پاکستان کی سکواش ٹیم نے سکواش کے عالمی مقابلوں میں انگلستان کی ٹیم کو ۳-۰ سے ہرا کر عالمی اعزاز برقرار رکھا۔ پاکستانی ٹیم میں عالمی چیمپئن ۱۹ سالہ جہانگیر خان اور دنیا کے دوسرے درجے [illegible] والے کھلاڑی قمر الزمان شامل تھے [illegible]

جئے سندھ ہمارا، ہمارے سندھی بھائی خوش رہیں: اندین ایکسپریس کی شہ سرخیاں

وقت آگیا ہے کہ سندھ کو بھارت کا حصہ بنا لیا جائے، بھارت کی شر انگیزی

دوسرے سماج بھی سندھی سماج کو اپنائیں: سندھی زبان کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے

کانفرنس کا مقصد سندھی برادری کو درپیش مشکلات کی نشاندہی کرنا ہے

وزیر اعظم اندرا گاندھی نے دلی میں سندھی سمیلن کا افتتاح کیا

میئر بنے گا افغانی

چیمپئنز ٹرافی میں پاکستان نے بھارت کو صفر کے مقابلے میں ۲ گول سے شکست دے دی

۲۵ ہزار تماشائیوں کی موجودگی میں دونوں ٹیموں کا زبردست مقابلہ، پاکستانی گول کیپر شاہد نے کئی یقینی گول بچا لئے

مشتاق اور کلیم اللہ نے ایک ایک گول کیا، کپتان حنیف خان کا بھی شاندار کھیل

بھارت کی مسلسل مداخلت پر پاکستان کا احتجاج

سندھی سمیلن میں اندرا کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کی تقریر انتہائی جارحانہ تھی

بھارتی سفیر کو وزارت خارجہ میں طلب کر کے احتجاجی نوٹ حوالے کر دیا گیا

لیبیا حکومت کے زوال تک جنگ جاری رہے گی: خمینی

امریکہ نے پاکستان کو اپنا اڈہ بنا لیا ہے: ریڈیو ماسکو

نوابزادہ نصر اللہ خان نے صدر کے ساتھ ملاقات سے انکار کر دیا

پاکستان کے نوجوان طبقے اور عورتوں میں منشیات کا رجحان

لاہور کے چار تعلیمی اداروں میں دس فیصد طلبہ چرس اور ہیروئن کے عادی ہیں

"میں نے بھوپا کہا کاتب نے بھوپڑا بنا دیا"

مولانا عبدالستار خان نیازی کی وضاحت

لاہور کے وکلاء نے علامتی بھوک ہڑتال شروع کر دی

سندھی کانفرنس کے بعد پنجابی کانفرنس

fortnightly
al-Hilal
Vol.12 No.16
November 10, 1983
Ph: (416) 474-9292, 493-4374
50¢

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

Editor: **S. Sajjad Hyder**
Managing Dir. **M. Lateef Owaisi**

مسلم لیگ کی حکومت مارشل لاء کے سائے میں کام کرے گی: پیر پگاڑا

میں نے صرف سیاسی حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا تھا

مسلم لیگ صدارتی طرز حکومت کو قبول نہیں کرے گی

[illegible]



[illegible]

اصغر خان سے کے ایم عارف، محمود ہارون اور گورنر فضل حق ملاقات کر چکے ہیں: خورشید قصوری

لاہور میں پیش کی جانے والی گرفتاریوں کی تعداد اندرون سندھ سے کم کراچی سے زیادہ ہے

[illegible]

۱۹۸۴ء پاکستان میں انتخابات کا سال ہوگا

ابھی پیرو گرام میں مزید رد و بدل نہیں کیا جائے گا: تالپور

[illegible]

نصر اللہ خاں کی نظربندی میں مزید توسیع کر دی گئی



[illegible]

سیاسی فارمولے کے بعد اب تحریک چلانا یا قومی حکومت بنانے کا کوئی فائدہ نہیں، مولانا کوثر نیازی

[illegible]

منشیات میں ملوث افراد کو عمر قید کی سزا دی جائے گی

سال رواں کے دوران منشیات کے جرائم میں ملوث ۲۷۶۷ افراد

[illegible]

حکومت کو موجودہ تحریک سے کوئی خطرہ نہیں

امریکہ پاکستانی حکومت کا ساتھی اور اسے اپنا اتحادی سمجھتا ہے: ڈیلی ویژن کی خصوصی رپورٹ

[illegible]

پاکستان میں دہشت گردی الذوالفقار کے ایک ہی رستے ہیں

[illegible]

پی آئی اے کے نصف ملازمین فاضل میں چھانٹی نہیں ہوگی

اسلام آباد سے نیویارک کے لیے براہ راست پرواز شروع کی جا رہی ہے: ایئر مارشل نور خان

[illegible]

محکمہ اوقاف کو کارپوریشن بنانے کا مطلب علمائے کرام کو ایک افسر کے رحم و کرم پر چھوڑنا ہے

[illegible]

صوبہ سرحد میں شدید سردی کی آمد

[illegible]